

20227- کیا نصرانی عورت سے شادی کی جا سکتی اور اسے قبول اسلام پر مجبور کیا جا سکتا ہے

سوال

میں ایک لڑکی کو پسند کرتا ہوں اور مستقبل میں ہم شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ میرے اس فیصلہ پر والدین بھی رضامند ہیں اور اسی طرح لڑکی کے والدین بھی رضامندی کا اظہار کر چکے ہیں، اور سب کچھ بہتر حالت میں ہے۔۔

لیکن مجھے ایک مشکل درپیش ہے کہ وہ لڑکی عیسائی ہے، آپس میں بات چیت کے دوران میں نے اسے اسلام قبول کرنے کا کہا اور اسے اسلامی معلومات بھی مہیا کیں، سب کچھ سمجھنے کے باوجود ایسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ اسلام قبول نہیں کرنا چاہتی۔

بلکہ اس نے تو یہ بھی کہا ہے کہ میں متشدد قسم کی عیسائی لڑکی ہوں عیسائیت کے علاوہ اور کسی بھی دین کو قبول نہیں کر سکتی اور نہ ہی مسلمان ہو سکتی ہوں، نہ تو وہ خنزیر کا گوشت کھاتی ہے اور نہ ہی شراب نوشی کرتی ہے، وہ احساسات میں حقیقتاً پاک صاف عورت ہے اور صاف دل کی مالک ہے اور حقیقت میں وہ میرے دین پر کوئی اعتراض نہیں کرتی بلکہ وہ اس پر موافق ہے اور مجھے قبول بھی کرتی ہے وہ چاہتی ہے کہ میں بھی اسے اس کے دین میں ہی قبول کروں اور ہمارا فیصلہ ہے کہ ہمارے بچے بھی مسلمان ہوں گے۔

میرے کچھ دوستوں نے مجھے نصیحت کی ہے کہ میں اسے اسلام قبول کرنے پر مجبور کروں یعنی اسے یہ دھمکی دوں کہ اگر اس نے اسلام قبول نہ کیا تو میں اس سے شادی نہیں کروں گا، میرے دوست تو یہی نصیحت کر رہے ہیں لیکن میرے ناقص علم کے مطابق ایسا کرنا مطلقاً اس کے ساتھ ناانصافی ہے۔

آپ سے میری گزارش ہے کہ مجھے بتائیں کہ کیا میرے لیے ضروری ہے کہ میں اسے اسلام قبول کرنے پر مجبور کروں؟

میرے خیال میں وہ مسلمان اس وقت ہو جب اس میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے احساسات بھی حقیقی ہونے چاہیے تاکہ عارضی، میں اسے اسلام پر مجبور نہیں کرنا چاہتا کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے ایسا کیا تو وہ مجھے دکھانے اور مجھ سے شادی کرنے کے لیے مسلمان ہو جائے گی، اور یہ اس کی غلطی ہوگی۔۔۔۔۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ اپنے حقیقی احساسات کی بنا پر اسلام قبول کرے اور اس اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر اس کے حقیقی احساسات ہوں، میری یہ پوری کوشش ہے کہ میں اسے صحیح اسلامی معلومات مہیا کروں اور سیدھا راستہ بھی دکھا دوں۔۔۔۔۔ آپ سے میری گزارش ہے کہ مجھے یہ بتائیں کہ کیا اسے قبول اسلام پر مجبور کرنا واجب ہے؟

اور کیا اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کرتی ہے تو میرے لیے اس سے شادی کرنا جائز ہے، اور کیا ہم شادی کر کے خاوند اور بیوی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہودی اور عیسائی عورت سے مسلمان مرد کو شادی کرنے کی اجازت دی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عفت و عصمت کی مالک ہوئی چاہیے یعنی زانیہ نہ ہو اور اس کی ولایت مسلمان خاوند کو حاصل ہوگی۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿آج تمہارے لیے سب پاکیزہ اشیاء حلال کر دی گئی ہیں اور اہل کتاب کا ذبیحہ بھی تمہارے لیے حلال ہے، اور تمہارا ذبیحہ ان کے لیے حلال ہے، اور پاکدامن مسلمان عورتیں اور جن لوگوں کو تم سے قبل کتاب دی گئی ہے ان کی پاکدامن عورتیں بھی حلال ہیں، جب تم ان کو مہرا داکردو، اس طرح کہ تم ان سے باقاعدہ نکاح کرو یہ نہیں کہ اعلانیہ زنا کرو یا پوشیدہ بدکاری کرو، اور جو ایمان لانے سے کفر کا ارتکاب کرے گا اس کے اعمال ضائع اور اکارت ہیں، اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا﴾ المائدہ (5)۔

اس آیت میں احسان سے مراد یہ ہے کہ زانیہ نہ ہو۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

یہاں پر جمہور علماء کرام کا قول بھی یہی ہے جو کہ صحیح ہے تاکہ اس میں دو چیزیں جمع نہ ہوں جائیں یعنی ایک تو وہ کتابیہ ہو اور پھر عفت و عصمت کی مالک بھی نہ ہو تو اس طرح اس کی حالت کلیتاً ہی خراب ہو جائیگی، اور پھر خاوند کو بھی ویسے ہی حاصل ہوگا جس طرح کہ مثال پیش کی جاتی ہے "ایک تو خراب کھجور اور وہ بھی تول میں کم" یعنی دوہرا ظلم، اور ظاہر یہی ہے کہ آیت میں محضات سے مراد زنا سے عفت و عصمت والی ہونی چاہئیں۔ اھدیکھیں تفسیر ابن کثیر (55/3)۔

اور ولایت کی شرط پر مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ دلالت کرتا ہے :

﴿اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے مومنوں پر کوئی راہ نہیں بنائی﴾۔ النساء (141)۔

ہمارے بھائی اس کے باوجود ہم آپ کو یہ نصیحت نہیں کرتے کہ آپ کسی غیر مسلم لڑکی سے شادی کریں بلکہ ہم تو یہ بھی نصیحت نہیں کریں گے کہ آپ کسی بھی مسلمان لڑکی سے شادی کر لیں کیونکہ ازدواجی زندگی صرف خوبصورتی اور پسند پر ہی مشتمل نہیں بلکہ عقل مند مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس میں اپنی بصیرت کو استعمال کرے جو اس سے بھی زیادہ اچھی چیز ہے اسے دیکھے۔

کیونکہ وہ گھر سے غیب ہونے کی صورت میں اپنے گھر کی حفاظت کا محتاج ہے اور پھر اسے اپنی اولاد کی تربیت کی بھی ضرورت ہے، تو خود وہ اور اسی طرح ہر عقل مند خاوند ایسی اشیاء صرف اور صرف دین والی مسلمان لڑکیوں میں ہی پالے گا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی وصیت یہی ہے۔

ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عورت سے شادی چار وجوہات کی بنا پر کی جاتی ہے، اس کے مال و دولت کی وجہ سے، اس کے حسب و نسب کی وجہ سے، اس کی خوبصورتی و جمال کی وجہ سے، اس کے دین کی وجہ سے، تیرے ہاتھ خاک میں ملیں دین والی کو اختیار کر) صحیح بخاری حدیث نمبر (4802) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں :

اس حدیث کا صحیح معنی یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی عادت کے بارہ میں بتایا ہے کہ لوگ عام طور پر انہیں چار خصلتوں کی وجہ سے شادی کرتے ہیں، اور ان کے ہاں سب سے آخری چیز دین ہوتی ہے، اس لیے اسے راہنمائی چاہنے والے آپ بھی دین والی کو اختیار کریں اور اسے ہی تلاش کریں کیونکہ حکم بھی اسی کا دیا گیا ہے۔

اور اس حدیث میں اس پر ابھارا گیا ہے کہ اچھے اور نیک و صالح قسم کے لوگوں سے ہی ہر قسم کے تعلقات رکھنے چاہئیں اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چاہیے، کیونکہ ان سے تعلقات رکھنے والا ان کے اخلاق اور برکت سے مستفید ہوگا، اور ان کے اچھے طریقے حاصل کرے گا، اور اسی طرح ان کی جانب سے فساد والی چیزوں سے محفوظ رہے گا۔ دیکھیں شرح مسلم نووی (52/10)۔

دوسری بات یہ ہے کہ کتابی عورتوں سے شادی کرنے کی بہت سی خرابیاں ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں پیش کی جاتی ہیں :

1- خاوند اپنی بیوی سے اس کے دین کے معاملہ میں نرم رویہ اختیار کرے گا اور خاص کر جب وہ اپنے دین پر سختی سے کاربند ہو، اس وجہ سے وہ صلیب بھی لٹکائے گی اور گرجا میں بھی عبادت کے لیے جائے گی اور پھر اس پر یہ بھی مرتب ہوگا کہ اس کی اولاد اس حالت میں محفوظ نہیں رہے گی اس پر بھی ماں کے دین کا اثر ہوگا۔

2- کتابی بیوی حیض کے بعد غسل کرنے کی احتیاط نہیں کرے گی، اور نہ ہی وہ حالت حیض میں خاوند سے ہم بستری کو منع کرے گی، جس کی بنا پر شرعی حرج اور جسمانی و جسدی نقصان بھی ہوگا۔

3- کتابی بیوی کے لباس اور مردوں سے میل جول اور ان سے بات چیت کی وجہ سے اسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

4- خاوند اور بیوی کے مابین اختلاف اور طلاق کی صورت میں کافر حکومتیں ان کتابی عورتوں کا ساتھ دیں گی کہ ان کی اولاد ماں کے سپرد کی جائے، جو کہ ایک مسلمان کی اولاد کے ضیاع اور کفر میں واقع ہونے کا سبب ہوگا، اس طرح کہ واقعات بے شمار ہیں جو یہاں پر ذکر نہیں کیے جاسکتے۔

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے :

نصاری سے شادی کرنا بہت ہی زیادہ قبیح کام ہے جو یقیناً اولاد کو کفر میں لے جانے کا باعث بنتا ہے۔

اور جو اپنے بیٹے کے کفر پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے، اگرچہ وہ قولی طور پر اسلام کا ہی دعویٰ کرتا رہے۔

اور بعض اوقات بیوی کے پیچھے چلتے ہوئے خاوند بھی کفر کرنے لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں داخل ہوگا۔

اگر تم صحیح شادی کرنا چاہتے ہو اور اس کی رغبت رکھتے ہو تو کسی دین والی صالحہ عورت سے شادی کرو یہ تمہارے لیے بہتر اور اچھا ہے۔

اور اپنے آپ سے کافروں کو دور رکھو اور ان سے شادی کرنے سے بھی ہلوتی اختیار کرو، کیونکہ ان کا شر بہت ہی زیادہ اور واضح ہوتا ہے۔

اور اس شادی سے پیدا شدہ اولاد صالح نہیں ہوگی، اصل اور فرعی طور پر غلط اور خبیث قسم کی نسل بڑھ جائے گی۔

دوم :

جب آپ نصرانی عورت سے شادی کر لیں تو پھر آپ اسے اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿دین کے بارہ میں کوئی زبردستی نہیں، ہدایت ضلالت و گمراہی سے واضح اور روشن ہو چکی ہے، اس لیے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کرے کو تمام لیا، جو کبھی نہ ٹوٹے گا، اور اللہ تعالیٰ سنے والا جاننے والا ہے﴾۔ البقرة (256)۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں﴾۔ یعنی تم کسی کو بھی دین اسلام میں داخل ہونے کے لیے مجبور نہ کرو کیونکہ دین اسلام کے حق ہونے کے دلائل و براہین واضح اور ظاہر ہیں، جس میں کوئی ضرورت نہیں کہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے کسی پر بھی زبردستی کی جائے۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے جسے اسلام کی ہدایت نصیب فرمادی اور اس کے سینہ و دل کو اسلام کے لیے کھول دیا اور اس کی بصیرت کو روشن اور منور کر دیا وہ خود ہی دلیل کے ساتھ اسلام میں داخل ہو گیا۔

اور جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا اور اس کی آنکھوں، کانوں پر مہر لگا دی اس کا مجبور دین اسلام میں داخل ہونا بھی کوئی فائدہ نہیں دے گا، اس آیت کا سبب نزول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ کچھ انصاریوں کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی تھی، لیکن اس کا حکم عام ہے۔

دیکھیں تفسیر ابن کثیر (311/1)۔

ہم ایک بار پھر آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس سے شادی نہ کریں اور اسے ترک کر دیں، اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ آپ کے دین کے لیے آپ کے دل کو اس سے بہتر اور اچھی کی طرف مائل کر دے، جب اسے اللہ تعالیٰ کے لیے ترک کیا جائے گا تو پھر اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ اس کا نعم البدل بھی عطا فرمائے گا۔

کیونکہ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے :

(جو بھی کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے لیے ترک کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے)۔

واللہ اعلم۔